113837- منگیتر کو تحفے اور غزلیں بھیجنا

سوال

منگیتر کا اپنی منگیتر کو تحفہ میں پھول دینا، اور محبت کے اشعار لکھنے کا حکم کیا ہے، آیا یہ شرعی طور پر حرام ہیں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

منگیتر لڑکی کے لیے اس کا منگیتر لڑکا
ایک اجنبی اور غیر محرم ہے، نہ وہ لڑکی کے ساتھ محبت بھرے اشعار میں کلام کر سکتا ہے اور نہ ہی نثر میں، اور نہ ہی اسے مصافحہ کرنے کا حق ہے، اور وہ اس سے خلوت بھی نہیں کر سکتا، اور نہ ہی اس کے ساتھ بات چیت کر کے یا اسے دیکھ کر لطف اندوز بھی نہیں ہو سکتا.

اور اسی طرح لڑکی کو بھی حق حاصل
نہیں کہ وہ منگیتر یا کسی دوسرے اجنبی مرد کے ساتھ نرم لہجہ میں بات چیت کرے، اور اگر فتنہ و خرابی کا خطرہ نہ ہو تو بقدر ضرورت اس سے بات کی جا سکتی ہے.

رہا تحفہ تو منگیتر کو گھر والوں کے
ذریعہ تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں کوئی ایسا کام نہ ہو جو ممنوعہ کام کا باعث بنے.

فقہاء کرام نے منگیتر کو ہدیہ اور
تحفہ دینے کا ذکر کیا ہے اور یہ تحفہ اس صورت میں واپس لینا جائز ہے جب وہ اس کی شادی نہ کریں، یہ چیز اس بات کی دلیل ہے کہ منگیتر کو تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"اگر عقد نکاح سے قبل ہدیہ دیا گیا
ہے اور لڑکے گھر والوں نے اس سے شادی کرنے کا وعدہ کیا لیکن انہوں نے اس لڑکی کی شادی کسی اور سے کر دی تو وہ ہدیہ واپس لے گا " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (472/5).

اوپر بیان کردہ اصل واساس کا خیال
کیا جائے کہ منگیتر اپنی منگیتر کے لیے اجنبی شخص کی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے اسے اپنے سارے تصرفات میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے، اس لیے اسے لوگوں کی عادت سے اجتناب کرنا چاہیے کہ لوگ اپنی منگیتر کے ساتھ معاملات کرنے میں تساہل سے کام لیتے ہیں، اور بات چیت کرتے اور خط وکتابت بھی رکھتے ہیں اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جو ہمارے اندر غیر شرعی مخالفات آگئی ہیں.

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے
ہیں :

"منگیتر کا اپنی منگیتر کے ساتھ ٹیلی
فون پر بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن یہ منگنی ہوجانے کے بعد ہو اور بات چیت بھی افہام و تفہیم کے لیے، اور بقدر ضرورت ہو جس میں فتنہ و خرابی نہ پائی جائے،
لیکن اگر یہ بات چیت ولی کے ذریعہ ہو تو زیادہ کامل ہے اور شک وشبہ سے بہت دور ہو گی" انتہی

دیکھیں : المنتقی (163/3).

واللہ اعلم.